کامیابی کا خواب

کامیابی کا پہلا زینہ خواب ہے۔ انسان خواب دیکھنا شروع کرے، کامیابی کا خواب، کامیاب زندگی کا خواب۔ یہ خواب ہی ہیں جو آپ کو زندگی میں مقصد دیں گے۔ کامیابی تک پہنچنے کے لیے آپ کو ہمت اور حوصلہ بھی یہی خواب دیں گے۔ آپ کھلی آنکھوں سے اپنی منزل کو دیکھ سکیں گے۔ کامیابی کے لیے تگ و دو کرنا آپ کے لیے آسان ہو جائے گی اور ہر مشکل آپ کو اپنی منزل کے آگے معمولی سی لگنے لگے گی۔

میرے مطالعہ ہے کہ دنیا میں آج تک جتنے بھی لوگ کامیاب ہوئے ہیں، کامیاب زندگی گزار رہے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جسے کامیابیاں اتفاقاً By Chance مل گئی ہو۔ کبھی کسی کو بنا خواب دیکھے، بنا محنت کیے، کامیابی نے سر پر تاج نہیں پہنایا۔ آپ دنیا کے کسی بھی کامیاب انسان کی زندگی کو پڑھ لیجیے، اس کی آپ بیتی سن لیجیے، کوئی انٹرویو دیکھ لیجیے، ان کی تمام زندگی آپ کو محنت و مشقت کی عبارت ملے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر کامیاب انسان نے زندگی میں کبھی نہ کبھی ضرور کوئی خواب دیکھا تھا اور پھر اس خواب کو پانے کے لیے کتنے جتن کیے، پاپڑ بیلے، محنت کی، مشکلات سے سیکھا، رکاوٹوں کے سامنے ڈٹے رہے، تو پھر کہیں جا کر سالہا سال کی محنت کے بعد انہوں نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ وہ لوگوں کے لیے مثال بن گئے۔

> ''ایک بات ذہن نشین کر لیجیے، کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ پراسس سے گزر کر، محنت و مشقت کی چکی میں پس کر ملا کرتی ہے''۔

یہاں ایک بات بہت اہم اور قابل ذکر ہے کہ ہم میں سے اکثر و بیشتر لوگ کامیابی کو دولت کی فراوانی سے منسلک کر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ انتہائی غلط سوچ ہے۔ دولت

YOUTUBE/BOOKISHBANDA

وقتی طور پر شاید آپ کو آپ کی سب سے بڑی اور اہم کامیابی لگ سکتی ہے مگر ذرا سوچیے دولت تو کسی کو بھی گھر بیٹھے بنا خواب سجائے، محنت کیے، پرائز بانڈ نکلنے یا لاٹری ٹکٹ انعام پر بھی مل سکتی ہے۔ آپ اور میں اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یوں دولت مل جانے کو کامیابی تصور نہیں کیا جا سکتا اور کوئی بھی عقل و فہم رکھنے والا انسان ایسے دولت مند شخص کو کامیاب نہیں کہے گا۔ آپ اپنے اردگرد نظر دوڑائیں، آپ کو بہت سے دولت مند لوگ ملیں گے مگر ان میں سے شاید ہی کوئی پانچ فیصد لوگ ایسے ہوں گے جو واقعتاً کامیاب بھی ہوں گے۔

دولت مند اور کامیاب ہو جانے کے فرق کو آپ ہمارے ہی اپنے معاشرے کی ایک بے مثال اور لازوال شخصیت کی زندگی سے یوں سمجھ لیجیے کہ ''جناب عبدالستار ایدھی صاحب'' جنہیں ہماری تمام قوم اپنا آئیڈیل مانتی ہے، ذرا غور کیجیے کہ وہ کتنے دولت مند تھے؟ یا کتنے خزانوں کے مالک تھے؟ آپ کا بینک بیلنس کیا تھا؟ آپ کا شمار کن امراء میں ہوتا تھا؟ ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمارا یہ آئیڈیل ہماری ہی طرح کا ایک عام انسان تھا جس میں انسانیت کے لیے، ان کی فلاح و بہبود کے لئے تڑپ موجود تھی۔ وہ اپنے معاشرے کے بھوکے ننگے، غریب لوگوں کو چھت دینا چاہتے تھے، ان کے لئے عزت کی روٹی کا خواب دیکھا کرتے تھے۔ ان کی یہی خوبی انہیں ہم سب میں ممتاز اور کامیاب بنا گئی۔

میں اکثر سیمینارز اور کاؤنسلنگ سیشنز اور سوشل میڈیا پر لوگوں سے بات کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ خدارا! اپنے بچوں کو سرکاری نوکریوں کا خواب، بڑا افسر بننے کے خواب دکھانے کے بجائے کامیابی کا خواب دکھائیں۔ مجھے میری ماں نے بچپن سے ہی کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ بیٹا تم بینک میں بڑے افسر بنو گے یا تم بڑا کاروبار کرو گے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ ''پتر تم بڑے انسان بنو گے، پتر تم ستارے ہو، تم روشنی بنو گے۔'' یہ خواب میری ماں نے مجھے بچپن سے دکھائے۔ میں انہیں خوابوں کو دن رات دیکھتے بڑا ہوا اور اپنی زندگی کا مقصد اور پھر اس مقصد کو پانے کے لیے کوشش کرتا، کبھی گرتا تو کبھی بڑھتا رہا۔

میرا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی انسان بنا خواب دیکھے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ خواب انسان

YOUTUBE/BOOKISHBANDA

کو زندگی میں مقصد اور سمت دیتے ہیں۔ خوابوں کی غیر موجودگی میں کیسے کوئی انسان کامیابی کا پہلا اور بنیادی زینہ چڑھ سکتا ہے؟ کامیابی کے لیے خواب لازماً دیکھنا پڑتے ہیں۔ جاگتی آنکھوں اور کھلے دل سے بڑے بڑے خواب سجانے پڑتے ہیں۔ خواب ہم میں کامیابی کی وہ تڑپ پیدا کر دیتے ہیں کہ پھر جسے حاصل کیے بنا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ خواب دیکھنے اور اپنے اندر کامیابی کی تڑپ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یقین مانیے آپ کو کامیاب ہونے سے زندگی کی بڑی سے بڑی مشکل اور رکاوٹ بھی نہیں روک سکتی۔

بطور ایک پبلک فگر میرا بہت سے لوگوں سے ملنا جلنا اور ان میں اٹھنا بیٹھنا رہتا ہے۔ میں ایسے کئی لوگوں سے مل چکا ہوں جن کے پاس دولت کے نام پر تو کچھ نہیں ہے لیکن ان کے خواب بہت بڑے ہیں۔ خوابوں میں اتنی تڑپ اور کشش ہے کہ وہ انہیں ہر مشکل میں ہر رکاوٹ میں بڑھتے رہنے کا حوصلہ دیے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ محنت و مشقت کر رہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں کہ جب ہم ان ستاروں کو پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا ہوا دیکھیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ غریب وہ نہیں جس کے پاس دولت کی کمی ہے یا جس کے پاس زندگی بسر کرنے کے لیے بنیادی سہولیات موجود نہیں بلکہ غریب وہ ہے جس کی آنکھوں میں خواب نہیں ہے۔ جو انسان خواب ہی نہ دیکھ سکے اس سے زیادہ غریب کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے نوجوان جو اس ملک کا مستقبل ہیں، جنہیں اس ملک و ملت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے وہ آج اپنی زندگی کا مقصد کھو بیٹھے ہیں۔ ہمارے آج کے نوجوان کی زندگی میں کوئی مقصد کوئی گول نہیں ہے۔ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے یہ دیکھ کر کہ ہمارے اکثر تعلیمی ادارے اب تعلیم کے نام پر کاروبار کر رہے ہیں اور تعلیم کے نام پر ہی محض ڈگریاں تقسیم کی جاتی ہیں اور ہمارا نوجوان طبقہ آج محض ان ڈگریوں کے پیچھے بھاگتا نظر آتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں نظر دوڑانے پر آپ کو ڈگری یافتہ افراد کا ایک نا تھمنے والا سمندر دکھائی دیتا تھا جبکہ ان میں سے اکثریت تہذیب یافتہ اور شعور یافتہ ہونے کے معنی سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ ہماری قوم کو تہذیب یافتہ لوگوں کی ضرورت ہے۔ ایسے با

YOUTUBE/BOOKISHBANDA

شعور افراد کی ضرورت ہے جو اس قوم کو بلندیوں پر لے جائیں نہ کہ ایسے ڈگری یافتہ لوگ جن کی زندگی کا مقصد سرکاری نوکری سے زیادہ کچھ نہ رہے۔ میرا ماننا ہے کہ ہم اس حوالے سے جس شش و پنج کا شکار ہیں اس سے نکلنے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے تعلیمی نظام کو بہتر بنائیں اور تمام تعلیمی اداروں میں کامیابی کو بطور مضمون پڑھائیں یہ کھوکھلا نظام معاشرے میں جس طرح کے افراد اور سوچ پیدا کر رہا ہے اسکے بعد مستقبل میں ترقی اور کامیابی تو دور ہمیں مزید بھوک اور بیروزگاری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہمارے ہاں آج بھی ایسے بہت سے عظیم اساتذہ موجود ہیں جن کی زندگی اور تجربات اپنے آپ میں ایک کامل درسگاہ ہیں۔ ایسے اساتذہ بچوں کو خواب دیکھنا سکھاتے ہیں، خوابوں کے لیے لڑنا سکھاتے ہیں۔ اگر ہم صحیح معنوں میں ایسے اساتذہ کو ان کا مقام دیں، انہیں تعلیمی اداروں میں اپنی تمام تر بہترین صلاحیتوں کے اظہار کا موقع دیں تو وہ دن دور نہیں کہ جب ان تعلیمی اداروں سے وہ لوگ نکلیں گے جو اس ملک کا روشن مستقبل ہوں گے۔

میری زندگی میرے سامنے کسی بلیک اینڈ وائٹ فلم کی طرح ہے جس کا ہر دن مجھے کسی قیمتی اثاثے، کسی پکے سبق کی طرح یاد ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے اگست 1998ء کا وہ ایک دن جب گرمی کی چھٹیاں گزارنے کے بعد پہلے دن میں سکول گیا تھا۔ ہمیں اس دن اپنے استاد ''جناب سعید صاحب'' کی نصیحت کی ہوئی حفیظ جالندھری کی وہ نظم آج انہیں زبانی سنانی تھی۔

مجھے ایک ننھا سا لڑکا نہ سمجھو
مجھے اس قدر بھولا بھالا نہ سمجھو
مجھے کھیلنے کا ہی شیدا نہ سمجھو
سمجھتے ہو ایسا تو ایسا نہ سمجھو
میں طاقت میں رستم سے بہتر بنوں گا
بہادر بنوں گا دلاور بنوں گا

YOUTUBE/BOOKISHBANDA

میں پڑھ لکھ کے اوروں کا رہبر بنوں گا
ارسطو بنوں گا سکندر بنوں گا
سبق نیکیوں کے مجھے یاد ہونگے
بہت سے ہنر مجھ سے ایجاد ہونگے
بہت مجھ سے خوش میرے استاد ہونگے
عزیز اور ماں باپ سب شاد ہونگے
سچائی سے ہرگز نہ شرماؤں گا میں
بھلائی ہر اک سے کئے جاؤں گا میں
مصیبت میں ہرگز نہ گھبراؤں گا میں
برائی کی راہوں سے کتراؤں گا میں
نہ میں دل دکھانے کی باتیں کروں گا
نہ ہر گز رلانے کی باتیں کروں گا
میں بلکہ ہنسانے کی باتیں کروں گا
دلوں کو ملانے کی باتیں کروں گا
مجھے ایک ننھا سا لڑکا نہ سمجھو

گرمی کی چھٹیوں میں ہم سب نے یہ نظم خوب یاد کی تھی اور اب وہ دن آ گیا تھا جب استادِ محترم کو یہ نظم سنا کر ہر کوئی تعریف بٹورنا چاہتا تھا۔ میں بھی بہت خوش تھا اور میری خوشی تو دگنی تھی۔ ایک تو میں نے یہ نظم خوب اچھی طرح یاد کر رکھی تھی اور دوسری خوشی یہ کہ اس دن مجھے ابو سکول چھوڑنے آئے تھے اور جاتے ہوئے مجھے دو روپے کا نیلا نوٹ تھما گئے تھے۔ میں نظم دہراتا دل ہی دل میں بہت خوش تھا کہ آج بریک میں اپنی پسند کی خوب چیزیں کھاؤں گا۔

استاد صاحب کی آمد پر میں اپنی سوچوں سے نکل کر اپنے تمام ہم جماعتوں کے ساتھ

YOUTUBE/BOOKISHBANDA

استاد صاحب کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ سعید صاحب نے ہم سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے ہم سب کی خیریت دریافت کی اور پھر باری باری سب سے نظم سننے لگے۔ ہم سب اپنے اپنے ٹاٹ پر بیٹھے جھوم جھوم کر نظم دہرانے میں مصروف تھے کہ اچانک میرا نام پکارے جانے پر میں چونکا۔ استاد صاحب نے مجھے نظم سننے کے لیے بلایا اور میں پوری جماعت کے سامنے کھڑا ہو کر

مجھے ایک ننھا سا لڑکا نہ سمجھو
سبق نیکیوں کے مجھے یاد ہونگے

سنانے لگا۔ نظم ختم ہوئی تو میں اپنے ٹاٹ کی طرف بڑھنے لگا، استاد صاحب نے مجھے آواز دے کر روکا، کندھے پر تھپکی دی اور کہنے لگے کہ شاباش علی بیٹا، آپ نے بنا رکے، بنا لڑکھڑائے بہت عمدہ طریقے سے نظم سنائی۔ شاباش بیٹے، آپ نے اس نظم کو اچھی طرح سے یاد کر لیا ہے، آپ پوری جماعت میں اول آئے ہو۔ اگر آپ بنا بھولے بنا لڑکھڑائے اس نظم پر عمل شروع کر دو تو اک دن آئے گا کہ جب آپ پورے پاکستان میں، اول آؤ گے۔ وہ دن میری زندگی کے بہترین ایام میں سے ایک ہے۔ استاد سعید صاحب نے مجھے کامیابی کا خواب تھما دیا تھا۔ انہوں نے مجھے ایک عزم اور زندگی کا مقصد دے دیا تھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جس نے اپنے لیے خواب دیکھنا شروع کر دیے، خوابوں نے اس میں تڑپ پیدا کر دی، جس نے ان خوابوں کو پانے کے لیے جدوجہد شروع کر دی، تو اسے کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

YOUTUBE/BOOKISHBANDA